بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط (بقرہ، ۱۲۵)

نسبتوں کی بہاریں

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر
۴

ادارہ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

DESIGNED & PROCESSED BY : AL-HADI PH : 652919

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى (بقرہ ۱۲۵)

نسبتوں کی بہاریں

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ ۲/۶۔ ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء

بین الاقوامی سلسلہ نمبر ۴

Marfat.com

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نسبت ایک عظیم حقیقت ہے ——— عالی نسبتوں سے بے قیمت چیزیں، قیمتی ہوتی چلی جاتی ہیں ——— نسبتوں نے ہم کو بنایا ہے ——— نسبتوں نے ہم کو سنوارا ہے ——— نسبتوں سے ہمارا تشخص قائم ہے ——— یہ نہ ہوں تو ہم نہ ہوں ——— ہمارے مُعاشرے کا مدار بھی نسبتوں پر ہے ——— ملکوں اور مذہبوں کی نسبت سے قومیں پہچانی جاتی ہیں اور قوموں کی نسبت سے افراد پہچانے جاتے ہیں ——— انہی نسبتوں پر رشتہ داریاں قائم ہیں ——— ہر رشتے کی نسبت سے اس کی تعظیم وتکریم یا اس پر شفقت و مہربانی کی جاتی ہے ——— قوموں، خاندانوں اور گھرانوں کا قیام اِسی نسبت سے ہے ——— نسبت ایک محکم اُساس اور مضبوط بنیاد ہے ——— اِسلامی معاشرے کا قیام اور بقا بھی نسبتوں کی پاسداری پر ہے ——— اِسی لئے اللہ نے نبیوں[1]، رسولوں[2]، وَلیوں[3] اور بزرگوں[4] کا اَدب سکھایا ہے، اِس کے بغیر مستحکم معاشرے کا قیام ممکن نہیں ——— اللہ تعالیٰ نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والے شہرِ مکّہ کی قسم کھائی[5] ——— غازیوں سے نسبت رکھنے والے گھوڑوں کی قسم کھائی[6] ——— یہ اشارے ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہیں۔

---

[1] سورۂ مائدہ ۱۲، مائدہ ۹۲ - انفال ۲۰ — [4] سورۂ اِسراء ۲۳

[2] سورۂ نور ۵۲ - نور ۵۶ - فتح ۹، مجادلہ ۱۳ - الحجرات ۱، ۵ - تغابن — [5] سورۂ بلد ۱-۳

[3] سورۂ فاتحہ ۵-۶ - یونس ۶۲ — [6] سورۂ عادیات ۱-۵

دنیا کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھیں تو آپ کو عجائبات نظر آئیں گے ۔ ٹوٹی پھوٹی کرسی جس کا کوئی پُرسانِ حال نہ ہو، جب یہ کہا جائے کہ یہ فلاں بادشاہ کی کرسی ہے تو سب لپکنے لگتے ہیں اور یہ بے قیمت کرسی اَنمول بن کر عجائب خانے کی زینت بنتی ہے ۔ دنیا کے عجائب خانوں میں آپ شوکیسوں میں بجی قدیم کتابیں، سکّے، ہتھیار دیکھیں گے۔ فنونِ لطیفہ کے نمونے، ٹوٹے پھوٹے ٹھیکرے، پھٹے پرانے کپڑے بھی دیکھیں گے۔ ان چیزوں کو کس نے اتنا باوقار بنا دیا؟ ——— نسبت اور صرف نسبت نے ۔ ۔ ۔ زمانوں سے نسبت، قدیم ملکوں سے نسبت، قدیم بادشاہوں سے نسبت ۔ قدیم تہذیبوں سے نسبت، قدیم شخصیات سے نسبت ——— یہ نسبتیں نہ ہوتیں تو یہ انمول چیزیں بے قدر و قیمت ہو جاتیں ۔

آثارِ قدیمہ پر نظر ڈالیں تو ویرانوں کی تلاش میں عقلمندوں کو سرگرداں پائیں گے ——— سارا عالم ان کی حفاظت میں منہمک نظر آئے گا ۔ ۔ ——— نگاہیں اس ویرانے کی طرف کیوں پھر گئیں؟ ۔ ۔ ۔ ——— نسبت ہی نے سارے جہان کو اِس ویرانے کا گرویدہ بنا رکھا ہے ——— ہر قوم دل و جان سے اپنے اپنے آثار کی حفاظت کرتی ہے وہ اِن آثار سے کسی قیمت پر دست بردار نہیں ہو سکتی ——— ۔ ۔ وہ افراد کے دل میں اپنے بزرگوں کی عظمت اور اپنے آثار کی عظمت کا نقش بٹھاتی ہے ۔ ۔ کوئی قوم ایسی نہ دیکھی جو اپنے بزرگوں کو ذلیل و رُسوا کرے اور اپنی نشانیوں کو پامال کرے ——— ۔ ۔ ۔ غالباً اسی جذبے کے تحت حکومتِ سعودیہ نے ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں ایک فرمانِ شاہی (۴۶۱) کے تحت ادارۃ الآثار قائم کیا اور ۲۱ صفر ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۷ء کو مجلسِ وزراء کی قرار داد نمبر ۲۳۵ کے مطابق اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی ——— یہ اقدام لائقِ تحسین ہے ۔ قانون نمبر ۷، شق نمبر ۱ میں آثار کی تشریح کی گئی ہے اور قانون نمبر ۱۱ میں ان کی حفاظت کی ضمانت دی گئی ہے ۔

Marfat.com

غالباً اسی قانون کے تحت خیبر میں یہودیوں کے آثار اور العلا میں قوم ثمود کے آثار کو محفوظ کیا گیا ہے[۴] ——— مغضوبوں کے آثار سے زیادہ محبوبوں کے آثار حفاظت کے مستحق ہیں ——— حرمین شریفین کا یہ عالم ہے ؏

چپے چپے پہ ہیں یاں گوہر یکتا تہِ خاک

امید کی جاتی ہے کہ جو نشانیاں باقی رہ گئی ہیں، ان کو محفوظ رکھا جائے گا ——— اقبال نے سچ کہا تھا ؎

ضبط کن تاریخ را پائندہ شو

از نفس ہائے رمیدہ زندہ شو

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتِ قبور کا حکم بھی اسی لئے دیا ہے[۵] کہ مرحومین سے نسبت قائم رہے اور ان کے لئے دعائے خیر ہوتی رہے ——— آپ خود بھی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے[۶] تھے، دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب فرماتے ——— اللہ تعالےٰ نے آپ کو حکم دیا کہ صحابہ کرام کے لئے دعا فرمایا کریں، آپ کی دعا سے اُن کو سکون ملتا ہے[۹] ——— کسی کے لئے دعا بھی اس سے[۸] نسبت کا اظہار ہے ——— دعا قبول کرنے والا اللہ ہے، آپ کے وسیلے کی حاجت نہ تھی، جو صحابی دعا کرتا، قبول کر لی جاتی مگر نہیں آپ کی شانِ محبوبیت دکھائی گئی اور آپ سے کہا گیا کہ آپ دعا کریں ——— غور فرمائیں، خوب غور

---

[۴] اپیل شیخ محمد ابراہیم (قاہرہ، مصر) بنام ملک فہد بن عبدالعزیز خادم الحرمین الشریفین، ترجمہ اردو از محمد عبدالحکیم شرف قادری، مطبوعہ فیض الرسول، براؤن شریف، شمارہ مارچ و اپریل ۱۹۹۴ء، ص ۲۵

[۵] صحیح البخاری، ج ۲، ص ۹۵۸ — [۹] سورۂ توبہ، ۱۰۳

[۸] سورۂ توبہ، ۸۴

فرمائیں ——— حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر شریف کی زیارت کا حکم[10] دیا کہ قبر کو آپ کے جسمِ مبارک سے نسبت ہے ——— اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بار بار قبر کا ذکر کیا[11] کہ ہر انسان کی قبر کو اس کے جسم سے نسبت ہے ——— بزرگانِ دین کے مقابر تبلیغِ اسلام کا عظیم گہوارہ رہے ہیں ——— روس میں برسوں اسلام پر پابندی رہی مگر جبر و استبداد کے اس دور میں انہی تبلیغی مراکز سے مسلمانوں کی وابستگی نے ان کو زندہ رکھا ——— برسوں بعد جب روس کا اشتراکی نظام تارِ عنکبوت کی طرح بکھر گیا تو مسلمان اُسی ایمانی حرارت اور فکر و نظر کے ساتھ اُبھرے جس حرارتِ ایمانی اور فکر و نظر کے ساتھ ان کو دبا دیا گیا تھا ——— نسبتوں کی پاسداری سے ایمان کی حرارت باقی رہی جس نے ساری دنیا کو حیران کر دیا ہے ———

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں تصویروں کو مٹایا اور بتوں کو توڑا[12] مگر بیت اللہ شریف کو ہاتھ نہ لگایا ——— دوسری طرف مسجدِ ضرار کو توڑنے کا حکم دیا[13] ——— آپ کے اِس عمل سے ہم کو یہ اصول ملا کہ جس چیز کی بنیاد خیر پر ہو اور اس کو بدی کا مرکز بنا لیا گیا ہو تو وہاں سے بدی کو دور کر دیا جائے، خیر کو نہ مٹایا جائے اور جس چیز کی بنیاد ہی شر پر ہو اور بظاہر وہ خیر کا مرکز ہو، اس کو ڈھا کر برابر کر دیا جائے ——— قرآنِ حکیم نے غیر اللہ کی عبادت کی نفی فرمائی ہے،[14] مگر ہر نسبت کی نفی نہیں کی ——— نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا[15]

---

[10] ابوداؤد، صحیح البخاری، باب زیارۃ روضۃ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، ج۲، ص ۹۵۵-۵۰

[11] سورۂ حج، ۴۰- سورۂ فاطر، ۲۲- سورۂ ممتحنہ، ۱۳- سورۂ انفطار، ۴- سورۂ تکاثر، ۲

[12] سیرۃ النبی، ج۲، ص ۵۲۷ - ۵۲۸

[13] سورۂ توبہ، ۱۰۷، ۱۰۸

[14] سورۂ نساء، ۳۶ ، انعام، ۱۵۱

[15] سورۂ آل عمران، ۳۱

Marfat.com

—— اور تو اور آدم علیہ السلام کے آگے فرشتوں کو جھکنے کا حکم دیا[16] —— بیٹے کو باپ کے آگے جھکنے کا حکم دیا[17] —— محکوم کو حاکم کی اطاعت کا حکم دیا[18] —— تو یہ کوئی کفر و شرک نہیں کیونکہ جس نسبت سے جھکایا گیا یا مُطاع بنایا گیا وہ عبد و معبود کی نسبت نہیں —— اِس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے ——

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں فرمایا —— یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ الاٰیۃ (سورۂ فجر، ۲۷-۳۰) " اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو، یوں کہ تو اُس سے راضی ہو، وہ تجھ سے راضی، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ" —— رب اللہ تعالیٰ نے اُس جان کو مخاطب فرمایا جو خوشی و غمی، اِنبساط و اِنقباض، اِنعام و اِیلام کی عارضی کیفیتوں سے گزر کر مستقل اور دائمی سکون و طمانیت کی بلندیوں تک پہنچ چکی ہے ——

پھر اُس جان سے فرمایا —— اپنے رب کی طرف لوٹ آ، تو اُس سے راضی، وہ تجھ سے راضی، میرے بندوں میں شامل ہو جا، میری جنت میں داخل ہو جا —— سب کو اُسی کی طرف لَوٹنا ہے، سب اُسی کے بندے ہیں، سب اُسی کی جنّتیں ہیں —— مگر جس کو وہ مولائے کریم اپنے پاس بلائے، جس کو وہ رحیم اپنا بنائے، اُس کی بات ہی کچھ اور ہے —— اور جس کو اپنی جنت میں داخل کرے، اُس جنت کا عالم ہی کچھ اور ہے —— ساری بہاریں نسبتوں کی ہیں ——

اللہ تعالیٰ نے ہم کو بار بار نسبتوں کی طرف متوجّہ فرمایا ہے ——

---

[16] سورۂ بقرہ، ۳۴ — [17] سورۂ نسار، ۵۹

[18] سورۂ اسرار، ۲۴

Marfat.com

رمضان المبارک کا ایک امتیاز یہ بتایا گیا کہ اس میں قرآن نازل ہوا[19] ـــــ اس کو نزولِ قرآن سے نسبت ہے ـــــ اسی نسبت کی وجہ سے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو قرآن سے شاد آباد کیا[20] ـــــ اور یہ بتا دیا کہ جس ماہ میں کوئی خاص نعمت نازل ہو، اس ماہ میں اس کا ذکر کرتے رہنا چاہیئے ـــــ قرآنِ کریم کا امتیاز یہ بتایا کہ اس کو شبِ قدر میں نازل کیا گیا[21] ـــــ یعنی قرآنِ کریم کو شبِ قدر سے خاص نسبت ہے ـــــ صراطِ مستقیم کی نشانی یہ بتائی کہ اس کو اللہ کے محبوبوں کے مبارک قدموں سے نسبت ہے[22] ـــــ چاہِ زمزم کو حضرتِ اسمٰعیل علیہ السلام کے نقشِ پا سے نسبت ہے ـــــ اسی نسبت نے اس کو اتنا محترم بنا دیا کہ ہر طواف کرنے والا اس سے اپنی پیاس بجھا رہا ہے، جو ہے لئے جا رہا ہے، ایک عالم سیراب ہو رہا ہے صدیاں بیت گئیں، عمریں گذر گئیں ـــــ زمزم کی تلاش میں سب کو اسی نسبت کی تلاش ہے ورنہ پانی تو ہر جگہ مل سکتا ہے ـــــ مگر پانی، پانی برابر نہیں ـــــ نسبتوں سے پست بلند ہو جاتے ہیں ـــــ

ازواجِ مطہرات بھی بظاہر عورتیں ہی تھیں لیکن حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نے ان کو کیا سے کیا بنا دیا ـــــ قرآنِ حکیم نے نسبت کے اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرمایا :

"اے نبی کی بیویو! تم میں سے کوئی دوسری عورتوں کی طرح نہیں[23]"

ـــــ مجاہدین سے نسبت کی وجہ سے اُن کی بیویوں کے احترام کی ہدایت کی گئی

---

[19] سورۂ بقرہ، ۱۸۵
[20] مؤطا امام مالک، لاہور، ص ۱۲۰
[21] سورۂ قدر، ۳
[22] سورۂ فاتحہ، ۵۔۶
[23] سورۂ احزاب، ۲۲

Marfat.com

(ابوداؤد، ج۲، ۲۷۴) ——— حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سمتوں کا بھی ادب سکھایا ہے جو محترم و معزز چیزوں کی طرف واقع ہوں چنانچہ بیت اللہ کی سمت تھوکنے کو منع فرمایا ہے[۲۴] ——— ایک صحابی نے قبلہ کی طرف تھوک دیا تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کو کبھی امام نہ بنایا جائے[۲۴] ——— اور وہ کبھی امامت نہ کر سکے ——— آپ نے ملاحظہ فرمایا، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ سے نسبت رکھنے والی سمت کا کتنا احترام فرمایا ہے۔

عرض کیا جا چکا ہے کہ عالی نسبت سے پست، بلند ہو جاتے ہیں ——— قرآنِ حکیم اور احادیثِ شریفہ سے چند مثالیں ملاحظہ ہوں :-

(۱) مٹی کی کیا حقیقت ہے مگر جب یہی مٹی حضرتِ جبریل علیہ السلام کے سُموں سے مَس ہوتی ہے تو تریاق و اکسیر بن جاتی ہے، جس بے جان ملبوس پر ڈالیں اُسے زندہ کر دے[۲۶] ———

(۲) حضرتِ موسیٰ اور حضرتِ ہارون علیہما السلام کے استعمال کی چیزیں لکڑی کے ایک صندوق میں رکھی گئیں جس کو فرشتوں نے اٹھایا[۲۷] اور جس کی شان یہ بتائی گئی کہ میدانِ جنگ میں اُس کو آگے آگے رکھتے اور اُس کی برکت سے فتح و نُصرت پاتے۔

(۳) حضرتِ یوسف علیہ السلام کے جسمِ مبارک سے مَس ہونے والی قمیص کی یہ شان کہ جب حضرتِ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی گئی تو بے نور آنکھوں میں نور آ گیا[۲۸]

---

۲۴ و: مشکوٰۃ شریف ، ص ۶۹
ب، مؤطا امام مالک، لاہور ، ص ۱۸۷
۲۵ مشکوٰۃ شریف ، ص ۷۱
۲۶ سورۂ طٰہٰ ، ۹۶ - ۸۶
۲۷ ا، سورۂ بقرہ ، ۲۴۸
ب، صفوۃ التفاسیر، بیروت، ج ۱، ص ۶۹
۲۸ سورۂ یوسف ، ۹۳

Marfat.com

(۴) یہ تو نبیوں کی شان تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی یہ شان کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ناقۃ اللہ [۲۹] (اللہ کی اونٹنی) فرمایا اور اُس کو ایذا دینے والی قوم ثمود کو تباہ و برباد کردیا گیا [۳۰] ——— قوم کو ہدایت کردی گئی تھی ——— "اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا" [۳۱] ——— "اور اسے بُری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا" [۳۲] ———

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جن افراد یا اشیاء کو اللہ اپنی خاص نسبت سے نوازے، اُن کو بُری نیت سے ہاتھ لگانا بھی عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے ——— چہ جائیکہ اُن کی شان میں گستاخیاں کرنا اور اُن کی جناب میں بے ادبی سے پیش آنا ——— جب اللہ کے نزدیک حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (ناقۃ اللہ) کا یہ احترام ہے تو رسول اللہ [۳۳]، بیت اللہ [۳۴] اور کتاب اللہ [۳۵] کا کتنا احترام ہوگا! ———

اللہ نے کس کس کو اپنا بنایا ——— غور کرتے جائیں اور ادب کرتے جائیں ——— ایام اللہ [۳۶]، شعائر اللہ [۳۷]، آلاء اللہ [۳۸]، آیات اللہ [۳۹]، حرمت اللہ [۴۰]، اولیاء اللہ [۴۱]، وغیرہ وغیرہ ——— صرف اسی ایک بات پر غور فرمائیں جس کو اللہ نے اپنا رسول و

---

۲۹ سورۂ اعراف، ۷۳

۳۰ سورۂ شعراء، ۱۵۴-۱۵۲، سورۂ اعراف، ۷۷، سورۂ ہود، ۶۴-۶۵، سورۂ شمس، ۱۴

۳۱ سورۂ اعراف، ۷۳

۳۲ سورۂ ہود، ۶۴

۳۳ سورۂ شمس، ۱۳

۳۴ سورۂ مائدہ، ۹۷

۳۵ سورۂ آل عمران، ۲۳

۳۶ سورۂ ابراہیم، ۵

۳۷ سورۂ بقرہ، ۱۵۸۔ سورۂ مائدہ، ۲۔ سورۂ حج، ۳۲-۳۶

۳۸ سورۂ اعراف، ۷۳

۳۹ سورۂ آل عمران، ۴-۹۸

۴۰ سورۂ حج، ۳۰

۴۱ سورۂ یونس، ۶۲

Marfat.com

محبوب بنایا، اِس نسبت نے اُس کو اتنا بلند کر دیا کہ اُس کے حضور اونچی آواز سے بولنے والے کے نیک اعمال برباد ہو رہے ہیں[۴۲] ـــــ اُس کی محفل سے بلا اجازت سرکنے والے کو عذابِ الٰہی کی وعید سنائی جارہی ہے[۴۳] ـــــ اُس کے حضور گستاخی کرنے والے کی عزت خاک میں ملائی جارہی ہے[۴۴] ـــــ جس ذات کو، جس کتاب کو، جس گھر کو، جس دن کو، جس نشانی کو، جس عزت والی چیز کو، اللہ نے اپنی ذات سے نسبت دی ہمیں سب کی تعظیم و تکریم کرنی ہے، ہمیں سب کا ادب کرنا ہے ـــــ اللہ کا یہی حکم ہے ـــــ اللہ کے رسول کی یہی سُنّت ہے ـــــ صحابہ کا یہی عمل ہے ـــــ اِن چیزوں سے توجہ ہٹانا، اللہ سے توجہ ہٹانا ہے ـــــ

(۵) بات سے بات نکلتی گئی ـــــ حضرتِ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی بات ہو رہی تھی ـــــ اونٹنی تو اونٹنی ہے ـــــ کُتّے بھی اللہ کے محبوبوں کے محافظ و دربان بن جائیں تو محترم ہو جاتے ہیں ـــــ قرآنِ کریم میں اصحابِ کہف اور ان کے کُتّے کا واقعہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے ـــــ اصحابِ کہف کو اللہ نے اپنی عجیب نشانی قرار دیا[۴۵] ـــــ اور اُن کے کُتّے کا اس پیار سے انداز سے ذکر فرمایا ـــــ "اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر"[۴۶] ـــــ

اُس زمانے کے لوگوں نے بھی اللہ کے محبوب اصحابِ کہف کے ساتھ اُن کے کُتّے کا ضرور ذکر کیا ہے[۴۷] ـــــ ان لوگوں نے غار کے باہر یادگار عمارت اور مسجد بھی بنانا چاہی کہ اس زمین کو اللہ کے پیاروں سے نسبت تھی ـــــ جو اللہ کا ہو جاتا ہے

---

[۴۲] سورۂ حجرات، ۲-۳
[۴۳] سورۂ نور، ۶۲
[۴۴] سورۂ قلم، ۱۳
[۴۵] سورۂ کہف، ۹
[۴۶] ایضاً، ۱۸
[۴۷] ایضاً، ۲۲، ۲۱

Marfat.com

وہ اللہ کی نشانی بن جاتا ہے اور جو اُن کے دامن سے وابستہ ہوتا ہے وہ بھی اللہ کا مذکور بن جاتا ہے ـــــ اس کتّے نے محبوبوں کے دامن سے وابستہ ہو کر وہ ادب سکھایا جو ہمیں نہیں آتا ـــــ اللہ نے اپنے کرم سے جانوروں کو انسان کا معلّم بنایا ـــــ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تو تدفین کا سلیقہ کوّے نے بتایا[۴۸] ـــــ قابیل نے کفِ افسوس ملتے ہوئے کہا ـــــ "ہائے خرابی! میں اس کوّے جیسا بھی نہ ہو سکا!"[۴۹] ـــــ سگِ اصحابِ کہف کو دیکھتے ہوئے ہم یہ کہیں گے۔ "افسوس! ہم اس کتّے جیسے بھی نہ ہو سکے!" ـــــ

(۶) نسبتوں سے دن محترم ہو جاتے ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یومِ ولادت اور یومِ وصال کا بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے[۵۰]۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے یومِ ولادت اور یومِ وصال کا اس وقت ذکر فرما کر دنیا کو حیران کر دیا، جب وہ ابھی شیر خوار ہی تھے[۵۱] ـــــ

(۷) یہ تو اللہ کے محبوبوں کے آنے کے دن تھے۔ اگر کوئی محبوب چیز عطا فرمائی جائے تو اس شئے کی نسبت سے وہ دن بھی محترم اور خوشی کا دن ہو جاتا ہے ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خوانِ نعمت کے لئے دعا فرمائی کہ خوانِ نعمت عطا فرما تا کہ ہمارے اگلے پچھلوں کے لئے یہ دن، عید کا دن ہو جائے"[۵۲] ـــــ حقیقت یہ ہے کہ خوشی و غمی کے یادگار دن منانا، انسان کی فطرت میں ہے، اس میں تکلف کو دخل نہیں، اس کا تعلق جذبات د

---

[۴۸] سورۂ مائدہ ، ۳۱

[۴۹] ایضاً ، ۳۱

[۵۰] سورۂ مریم ، ۱۵

[۵۱] سورۂ مریم ، ۳۳

[۵۲] سورۂ مائدہ ، ۱۱۴

Marfat.com

احساسات سے ہے ــــ ہر قوم میں خوشی و غمی کے تہوار پائے جاتے ہیں ــــ ظہورِ اسلام سے قبل لوگ مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد اپنے آباء و اجداد کا ذکر کیا کرتے تھے اور یہ یادگار دن منایا کرتے تھے، اللہ نے فرمایا کہ اِسی طرح اللہ کا بھی ذکر کیا کرو بلکہ اس سے بہت زیادہ[۵۳] ــــ

(۸) غور فرمائیں بیت اللہ حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا[۵۴] ــــ یہ اُن کی نشانی ہے ــــ اللہ نے اس کو اپنا گھر فرمایا، ادب والا گھر بنایا[۵۵] ــــ اس کے درجے بلند سے بلند تر ہو گئے ــــ

حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر فرمائی آپ کے قدمِ مبارک کی نسبت سے وہ پتھر اتنا محترم ہو گیا کہ بیت اللہ کے سامنے رکھا گیا ــــ حکم دیا گیا کہ اس کو نماز کی جگہ بنا لیا جائے[۵۶] ــــ اللہ نے اس کو اپنی کھلی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا[۵۷] ــــ اللہ اکبر! نسبت نے پتھر کو کتنا بلند کر دیا! ــــ

اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندے جس جگہ کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں وہ جگہ مقدس و متبرک ہو جاتی ہے ــــ یادگار ہو جاتی ہے۔

(۱۰) صَفا و مَروہ پہاڑیوں کے درمیان حضرت ہاجرہ علیہا السلام دوڑی تھیں ــــ اُن کے پائے مبارک کی برکت سے اِن پہاڑیوں کی درمیانی زمین

---

۵۳ سورۂ بقرہ ، ۲۰۰
۵۴ ایضاً ، ۱۲۷
۵۵ سورۂ مائدہ ، ۹۷
۵۶ سورۂ بقرہ ، ۱۲۵
۵۷ سورۂ آلِ عمران ، ۹۷

Marfat.com

بھی ایسی برکت والی ہو گئی کہ بیت اللہ کا طواف کرنے والے اس کا بھی طواف کرنے لگے [58] ——— اور اسی نسبت کی وجہ سے اللہ نے اِن پہاڑیوں کو اپنی نشانیاں قرار دیا [59] حالانکہ یہ حضرتِ ہاجرہ علیہا السلام کی نشانیاں ہیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندے جن راہوں سے گزر جاتے ہیں وہ راہیں بھی مقدس و متبرک ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) منیٰ میں حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے کنکریاں ماری تھیں ——— آپ نے قربانی پیش کی تھی [60] ——— آپ کی نسبت سے یہ ادائیں ایسی پیاری ہو گئیں کہ حج کے لئے آنے والے ہر فرد پر واجب کر دیا گیا کہ کنکریاں مارا کرے اور قربانی کیا کرے۔

(۱۲) سمتِ قبلہ کے تعین میں بھی نسبت ہی کارفرما نظر آرہی ہے ——— جب حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کعبے کی بنیادیں رکھ رہے تھے تو نسبت کے اس راز کو عالم آشکار کر رہے تھے [61] ——— اللہ تعالیٰ قیدِ مکاں اور قیدِ زماں سے پاک ہے، خود فرمایا ——— "مشرق و مغرب اللہ کے ہیں" [62] ———

اور خود فرمایا ——— "نہ وہ مغرب کی طرف ہے، نہ مشرق کی طرف" [63] ———

یہ بھی فرمایا کہ ——— "ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اُس طرف منہ کرتا ہے" [64] ——— خود فرمایا ——— "جس طرف منہ کرو گے اُسی طرف وجہ اللہ ہے" [65] ——— اِس کے باوجود فرمایا گیا ——— "انسان کی عبادت کے لئے

---

۵۸ سورۂ بقرہ ، ۱۵۸
۵۹ ایضاً ، ۱۵۸
۶۰ سورۂ صافات ، ۱۰۳
۶۱ سورۂ بقرہ ، ۱۲۷ تا ۱۲۹
۶۲ سورۂ بقرہ ، ۱۱۵
۶۳ سورۂ حج ، ۲۶
۶۴ سورۂ بقرہ ، ۱۴۸
۶۵ ایضاً ، ۱۱۵

Marfat.com

پہلا گھر مکہ میں بنایا گیا"[۶۶] ـــــ اور اس گھر کو ـــــ انسانوں کا مرجع بنایا گیا[۶۷]
ـــــ کیوں بنایا گیا؟ ـــــ ہاں وہ آنے والا، آنے والا تھا ـــــ بیت اللہ
کو اُس کا منظورِ نظر ہونا تھا ـــــ اعلانِ نبوت سے قبل ہی اِس طرف رُخ فرمایا، غارِ حرا
کا قبلہ یہی ٹھہرا ـــــ دیکھنے والی آنکھیں حیران ہوتی ہیں، کس نے پہاڑوں کو موڑ کر
بیت اللہ کی طرف کر دیا ـــــ اعلانِ نبوت کے بعد یہی قبلہ ٹھہرا ـــــ مگر ۱ھ
میں ہجرت کے بعد بیت المقدس قبلہ قرار پایا[۶۸] مسجدِ قباء کا یہی قبلہ پڑا ـــــ تقریباً ۱۷
ماہ بعد نماز ہی میں آنکھیں آسمان کی طرف اٹھ گئیں ـــــ دلوں کا حال جاننے والے
نے جان لیا کہ اُس کا محبوب کیا چاہتا ہے ـــــ فوراً ارشاد ہوا ـــــ "ہم دیکھ رہے
ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اُس قبلے کی طرف
جس میں تمہاری خوشی ہے، ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجدِ حرام کی طرف اور اے مسلمانو!
تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اس طرف کرو"[۶۹] ـــــ اللہ اکبر! نگاہِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم)
نے ہمیشہ کے لئے بیت اللہ کو سارے عالم کا قبلہ بنا دیا ـــــ اس قبلے
کو نگاہِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خاص نسبت ہے، اس کو نہ بھولنا چاہئے
ـــــ اس راز سے قرآنِ کریم نے پردہ اٹھاتے ہوئے فرمایا ـــــ "اور اے
محبوب! تم پہلے جس قبلے پر تھے ہم نے وہ اِس لئے مقرر کیا تھا کہ کون اِس رسول کی
پیروی کرتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے"[۷۰]
اللہ اکبر! قبلہ بدل کر یہ دیکھنا مقصود تھا کہ کس کی نظر قبلہ پہ ہے اور کس کی نظر
محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ ہے ـــــ وہی مسلمان ٹھہرا جس نے محمدِ مصطفٰے صلی اللہ

۶۶؎ سورۂ آلِ عمران، ۹۶ — (ب) سیرۃ النبی، ج ۱، ص ۳۰۰
۶۷؎ سورۂ بقرہ، ۱۲۵ — ۶۹؎ سورۂ بقرہ، ۱۴۴
۶۸؎ (ا) سورۂ بقرہ، ۱۴۲-۱۴۳ — ۷۰؎ ایضاً، ۱۴۳

Marfat.com

علیہ وسلم پر نظر رکھی، جدھر آپ نے رخ فرمایا، ادھر ہی اس نے رخ کیا ———

(۱۳) نسبتوں کی بات کہاں تک کی جائے! ——— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسجدِ حرام، مسجدِ اقصٰے اور مسجدِ نبوی شریف کے لئے سفر کرنے کی اجازت دی[۱] تو اس میں بھی نسبتوں کے بھید چھپے ہوئے ہیں ——— ساری زمین مسجد ہے (بخاری شریف مترجم، ج ۲، ص ۳۱۴) ——— جہاں چاہیں نماز پڑھیں[۲] ——— تین مساجد کا بطورِ خاص کیوں ذکر کیا گیا؟ ——— اس کہ تینوں مسجدوں کو اللہ کے محبوبوں، اللہ کے نبیوں اور اللہ کے رسولوں سے نسبت ہے ——— تینوں مسجدوں کی زمین نے محبوبوں کے قدم چومے ہیں ——— وہ محبوب یہاں آرام فرمائیں ——— ان کی نسبت سے اس زمین کو یہ عظمت ملی ———

(۱۴) صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم قرآن حکیم کے رمز شناس تھے اور محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اداشناس ——— آیئے ان کو دیکھیں ——— نسبت کا سبق ان سے سیکھیں ——— حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمارہے ہیں ——— "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ چومتا"[۳] ——— اسی لئے حجرِ اسود کا یہ ادب ہے کہ اگر اس سے ہاتھ مَس نہ ہوسکیں تو اپنی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کے سامنے کرکے اپنے ہاتھ ہی چوم لئے جائیں، یہ نسبت کا کمالِ ادب ہے۔

(۱۵) حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب پہلے پہل تاجدارِ دوعالم

---

[۱] صحیح بخاری، ج ۲، ص ۳۱۲ بحوالہ بخاری شریف مترجم (ب) بخاری شریف ، لاہور ج ۲ ص ۳۱۴

[۲] (د) سعدۃ اسرار ، ، [۳] ایضاً ، ، ج ۱ ص ۶۳۴

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کو لپکنے کے لئے ایک خلقت ٹوٹی پڑ رہی ہے ـــــ کوئی چہرہ پر مل رہا ہے، کوئی ہاتھوں میں مل رہا ہے[۴۳] ـــــ عجب ذوق و شوق کا عالم ہے ـــــ!

(۱۶) ایک روز حضرتِ بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی ایک لگن میں لئے باہر آئے تو صحابہ کرام ٹوٹ پڑے، جس کو یہ پانی مل گیا اُس نے اپنے چہرے پر مل لیا[۴۴] ـــــ اِس پانی کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے نسبت ہو گئی تو یہ اتنا مقدس ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے اپنے چہروں پر مل رہے ہیں۔ سبحان اللہ!

(۱۷) حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں سرِ مبارک حلق کرایا ـــــ نصف موئے مبارک حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور نصف ازواجِ مطہرات اور تمام صحابۂ کرام میں تقسیم فرمائے ـــــ ہر ایک کو ایک ایک یا دو دو ملے ـــــ حضرتِ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پیشانی مبارک کے بال طلب فرمائے عطا کئے گئے ـــــ یہ موئے مبارک اُنہوں نے برکت کے لئے ٹوپی میں رکھ لئے اور اس کی برکت سے ہر مہم میں فتح و نصرت نے اُن کے قدم چومے[۴۵] ـــــ ازواجِ مطہرات کو جو موئے مبارک ملے تھے اُن میں حضرتِ امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا کردہ موئے مبارک آج بھی روھڑی (سندھ ۔ پاکستان) میں ایک عظیم الشان

---

[۴۳] بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۳۱-۲۳۲

[۴۴] شبلی نعمانی، سیرۃ النبی (اعظم گڑھ ۱۳۳۹ھ) ج ۱، ص ۴۱۵

[۴۵] بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۷

[۴۶] (ا) رحمۃ للعالمین، ص ۶۸۶ بحوالہ مستدرک

(ب) مدارج النبوۃ، لاہور ۱۹۹۱ء، ج ۲، ص ۴۷۰

Marfat.com

عمارت میں محفوظ ہے جس کی دیوار پر موئے مبارک کی تاریخ لکھی ہوئی ہے ۔

(۱۸) حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص سر مبارک کے بال اتار رہا تھا ، صحابہ کرام گھیرا ڈالے بیٹھے تھے ، نہیں چاہتے تھے کہ کوئی بال ان کے ہاتھ میں آنے کی بجائے زمین پر گر جائے[۶] ——— غور فرمائیں موئے مبارک کی یہ عزت اور احترام اسی لئے تھا کہ وہ حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے نسبت رکھتے تھے ———

(۱۹) حضرتِ عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ——— میرے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک ہونا ، دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے۔[۷]

(۲۰) حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ، تراشۂ ناخن ——— اُن کے گلے ، منہ اور سجدے کی جگہوں پر رکھے جائیں[۹] ——— چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(۲۱) حضرتِ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے مَس فرمایا تو انہوں نے عمر بھر پیشانی کے وہ بال نہیں کٹوائے جن سے دستِ مبارک مَس ہوا تھا یہاں تک کہ وہ اتنے بڑھ گئے کہ جب وہ کھولتے تو زمین سے لگ جاتے[۱۰] ——— ان بالوں کو کیوں نہ کٹوایا؟ ——— اس لئے کہ اِن کو سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے نسبت تھی۔

(۲۲) حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں حضورِ اکرم

---

[۶] مسلم شریف ، ج ۲ ، ص ۲۵۶ — [۹] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ، ج ۵ ، ص ۱۳۸

[۸] بخاری شریف ، ج ۱ ، ص ۲۹ — [۱۰] شفا شریف ، ج ۲ ، ص ۴۴

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا کرتے تھے ــــــ اس میں لوہے کا ایک کُنڈا تھا ــــــ جب حضرتِ انس رضی اللہ عنہ نے اس کنڈے کو بدلنا چاہا تو حضرتِ طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا[۸۱] کیونکہ اس کنڈے کو سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک لگایا تھا ــــــ

(۲۳) حضرتِ سہل رضی اللہ عنہ نے جس پیالے میں حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا، صحابہ کرام نے تبرکاً اس میں پانی پیا اور اس پیالے کو اس بلند پایہ نسبت ہی کی وجہ سے حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس محفوظ کر لیا[۸۲]۔

(۲۴) ایک صحابی نے سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر شریف اس لئے طلب فرمائی کہ اس میں کفنائے جائیں اور وہ اس میں کفنائے گئے[۸۳]۔

(۲۵) جس چارپائی یا تخت پر حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اسی تخت پر حضرتِ صدیقِ اکبر اور حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو لے جایا گیا، جب یہ تخت پرانا ہو گیا تو اس کی بوسیدہ لکڑیاں سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے چار ہزار درہم میں ہدیہ کی گئیں[۸۴] ــــــ حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کی بوسیدہ چادر شریف بیس ہزار درہم میں حاصل کی[۸۵] ــــــ یہی چادر شریف پھر ان کا کفن بنی ــــــ

(۲۶) ملکِ شام سے حضرتِ بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک سے لپٹ گئے، زار وقطار رونے لگے، چہرۂ مبارک خاک آلود

---

۸۱ بخاری شریف ، ج۲ ، ص ۸۴۲ ۸۴ ابنِ عماد ، ج۳ ، ص ۳۸۲
۸۲ ایضاً ، ج ۲ ، ص ۸۴۲ ۸۵ سیرتِ رسولِ عربی ، ص ۶۸
۸۳ ایضاً ، ج ۲ ، ص ۸۶۵

Marfat.com

ہوگیا[۵۵] ——— خاک تو خاک ہی ہے مگر یہ خاک حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت شریفہ سے اس قابل ہوگئی کہ حضرتِ بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کا غازہ بنے۔

(۲۷) حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی عادت شریفہ تھی کہ وہ منبر شریف پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ کو اپنے ہاتھوں سے مَس کر کے چہرہ پر پھیر لیا کرتے تھے[۵۶]

(۲۸) حضرتِ امامِ مالک رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں سواری نہ کرتے اور فرماتے ـ

مجھے شرم آتی ہے کہ جس زمین پر سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم چلے ہوں اس کو اپنے جانور کے سُموں سے روندوں[۵۷] ——— اللہ اکبر! صحابہ و تابعین کے دلوں میں نسبت کا یہ احترام تھا! ——— افسوس ہم کہاں سے کہاں چلے گئے!

نسبتیں ایک قسم کے لنگر ہیں جن سے ہمارے ایمان و یقین کے جہازوں کو باندھا گیا ہے ——— یہ لنگر اللہ نے بنائے ہیں ——— ان لنگروں سے اللہ نے باندھا ہے ——— گنہ گاروں اور سیہ کاروں کو حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے در پر جھکایا ہے[۵۸] اپنی اور اپنے حبیبِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کا طریقہ یہ بتایا کہ زندگی بھر سچّوں کے ساتھ رہو ——— صاف صاف فرمادیا ——— اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچّوں کے ساتھ رہو[۵۹] ——— جو سچے کرتے رہیں، تم بھی کرتے رہو۔ اپنے دل میں وسوسوں کو جگہ نہ دو ——— سچّوں کے دامن تھام لو تاکہ سیدھے راستہ پہ چلتے رہو[۶۱] ——— جس نے دامن چھوڑا، بھٹک گیا ——— یہ بات سچی ہے اور اللہ کی بات سے زیادہ کس کی بات سچی ہوگی؟[۶۲] ———

---

[۵۶] صحیح البہاری، ج ۲، ص ۹۵۸ بحوالہ ابنِ عساکر [۶۰] سورۂ توبہ، ۱۱۹

[۵۷] شفاء شریف، ج ۲، ص ۴۴ [۶۱] سورۂ فاتحہ، ۶ - ۷

[۵۸] ایضاً، ج ۲، ص ۴۴ [۶۲] سورۂ نساء، ۸۸ - ۱۱۸

[۵۹] سورۂ نساء، ۶۴

Marfat.com

اگر اللہ کے محبوبوں سے نسبت ہے تو ہر اُس چیز اور ہر اُس عمل سے محبت ہو گی جس سے محبوب کو نسبت ہے ——— جب انصار نے مال و دولت جمع کر کے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی مصارف کے لئے پیش کرنا چاہا تو آپ نے یہ مال و دولت واپس کرتے ہوئے فرمایا ——— "میں اِس (تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت"[۹۳] ——— یعنی جس کو مجھ سے نسبت ہو اُس کی محبت ——— غور فرمائیں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر کتنے احسانات ہیں، کیا ان احسانات کا تقاضا یہ نہیں کہ ہم آپ سے اور ہر اُس چیز سے محبت کریں جس کو آپ سے نسبت ہو ———

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ نے نظارہ کیا ——— اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلائے اور دشمنانِ اسلام کے فریب سے بچائے ——— ہر مسلمان کو دیدۂ بینا اور عقلِ سلیم عطا فرمائے کہ وہ جلتے ہوئے چراغوں کو نہ بجھائے بلکہ بجھتے ہوئے چراغوں کو روشن کرے ——— اندھیروں میں اُجالا کرے ——— اجالوں کو اور بالا کرے ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

آمین!

۲ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ
۱۳ جون ۱۹۹۴ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی ۔ سندھ

---

۹۳ سورۂ شوریٰ ، ۲۳

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ

۲ ۲ ۔ ڈی، [illegible] کراچی۔ فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز

[illegible]

[illegible] فون 2633819-2213973

۳۔ فرید بک اسٹال

38۔ اردو بازار، [illegible] فون 042-7224899-7312173

۴۔ ضیاء القرآن

14۔ [illegible] اردو بازار، کراچی۔ فون 2630411-2210212

۵۔ مکتبہ غوثیہ

[illegible]

فون 4910584-4926110

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم

[illegible]

Marfat.com

اگر اللہ کے محبوبوں سے نسبت ہے تو ہر اُس چیز اور ہر اُس عمل سے محبت ہوگی جس سے محبوب کو نسبت ہے ——— جب انصار نے مال و دولت جمع کر کے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی مصارف کے لئے پیش کرنا چاہا تو آپ نے یہ مال و دولت واپس کرتے ہوئے فرمایا ——— "میں اِس (تبلیغِ رسالت اور ارشاد و ہدایت) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت"[۹۳] ——— یعنی جس کو مجھ سے نسبت ہو اُس کی محبت ——— غور فرمائیں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر کتنے احسانات ہیں، کیا ان احسانات کا تقاضا یہ نہیں کہ ہم آپ سے اور ہر اُس چیز سے محبت کریں جس کو آپ سے نسبت ہو ———

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ نے نظارہ کیا ——— اللہ تعالےٰ ہم سب کو صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلائے اور دشمنانِ اسلام کے فریب سے بچائے ——— ہر مسلمان کو دیدۂ بینا اور عقلِ سلیم عطا فرمائے کہ وہ جلتے ہوئے چراغوں کو نہ بجھائے بلکہ بجھتے ہوئے چراغوں کو روشن کرے ——— اندھیروں میں اُجالا کرے ——— اجالوں کو اور بالا کرے ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

آمین!

۲ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ
۱۳ جون ۱۹۹۴ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی - سندھ

---

۹۳ شورۃ شوریٰ ۲۳

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ

[illegible] ناظم آباد [illegible] فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز

[illegible]

[illegible] فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ فرید بک اسٹال

38۔ [illegible] فون 7312173-7224899 042

۴۔ ضیاء القرآن

14۔ انفال سنٹر [illegible] فون 2210212 2630411

۵۔ مکتبہ غوثیہ

پرانی سبزی منڈی [illegible]

فون 4910584-4926110

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم

[illegible]

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ